# بلّی اور شیرنی

ایک دن یہ شیرنی سے جاکے بلّی نے کہا
''تیرا رتبہ مجھ سے ہو سکتا نہیں ہرگز بڑا
دیکھ میں اک جھول میں دیتی ہوں بچّے کس قدر
ایک سے زائد نہیں تو نے کیے پیدا مگر''

شیرنی بلّی سے بولی کھا کے فوراً پیچ و تاب
''کچھ دنوں کے بعد دوں گی میں تمھیں اِس کا جواب''

کچھ ہی مدت بعد دونوں پھر اچانک ہی ملیں
ساتھ بلّی کے مگر تھا ایک بھی بچّہ نہیں

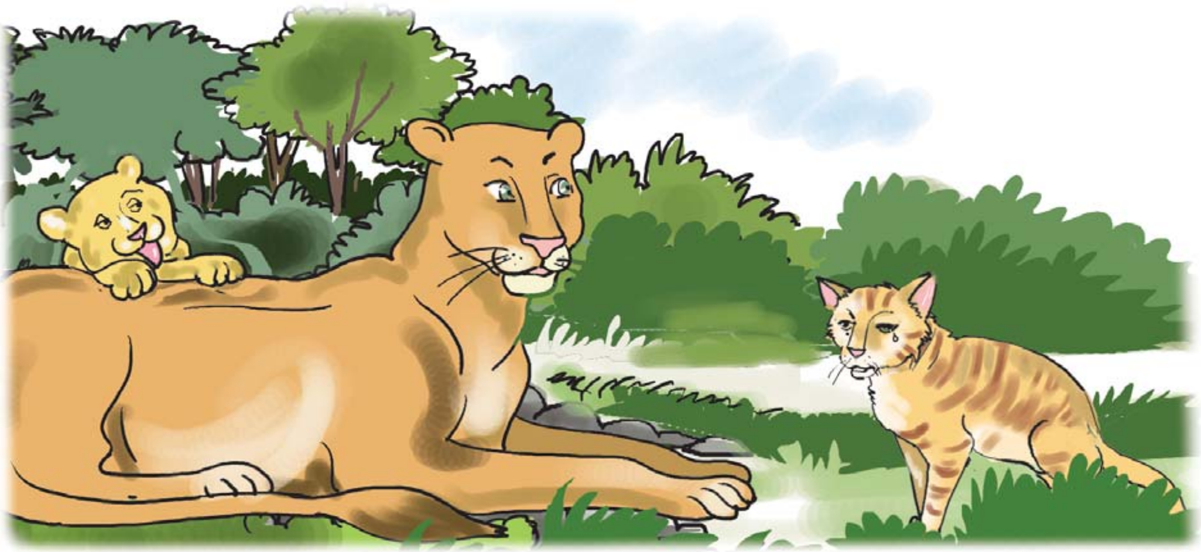

شیرنی نے پوچھا ’’خالہ! آپ کے بچّے نہیں؟
مبتلا کوئی مصیبت میں تو بے چارے نہیں؟‘‘
آہ ٹھنڈی بھر کے بلّی اس طرح گویا ہوئی
’’میری کچھ اولاد کتّوں کا نوالہ بن گئی
بچ رہے تھے جو اُنھیں انساں کے بچّے لے گئے
صبر ہی کرتی ہوں میں، قسمت میں میری وہ نہ تھے‘‘

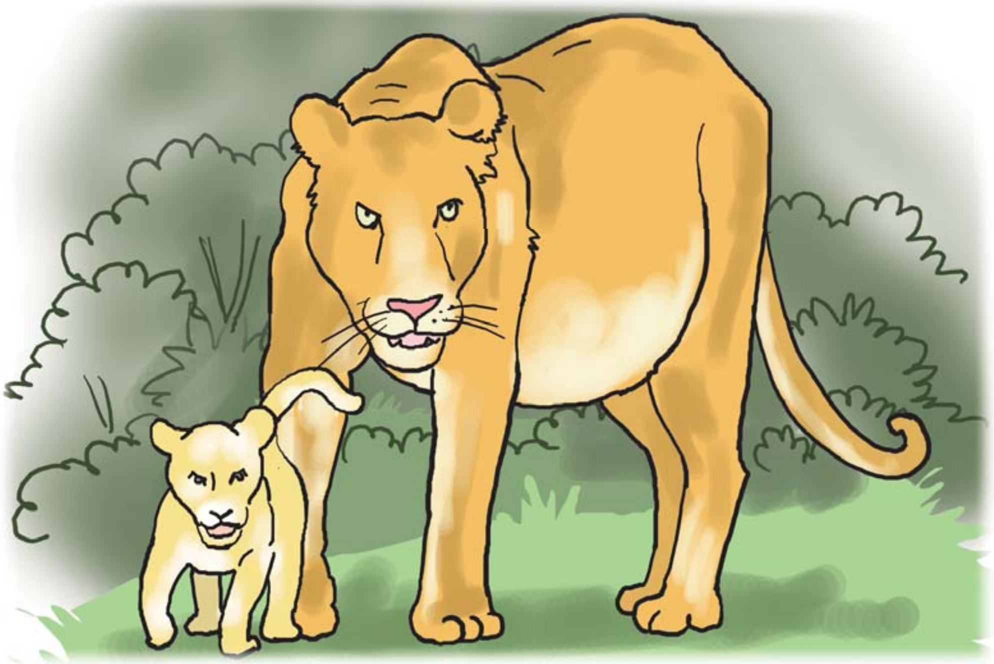

شیرنی کے سامنے تھا اس کا بچّہ نوجواں
دیکھ کر بچّے کو اپنے ہو رہی تھی شادماں
شیرنی، بلّی سے بولی،"اے مری خالہ سنو
کس لیے تم کوستی ہو اپنی قسمت کو کہو
ناز جن پر تھا تمھیں کمزور وہ اولاد تھی
کتنی آسانی سے وہ دشمن کے ہتّھے چڑھ گئی
اس قدر اولاد سے کیا شان تیری بڑھ گئی
آٹھ دس سے تو ہے بہتر ایک ہو لیکن جَری"

ضیاء الرحمٰن ضیاؔء

## سوالات

1۔ شیرنی سے بلّی نے کیا کہا؟

2۔ شیرنی نے بلّی کی بات کا کیا جواب دیا؟

3۔ بلّی کے بچّوں کا کیا انجام ہوا؟

4۔ شیرنی نے بلّی کو کیا نصیحت کی؟